بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹۴

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳۶

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم ۔ چہار شنبہ

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۳۱ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۳۱ اگست ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۰۲

## اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۳۰ اگست ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

---

○ ربوہ ۳۰ اگست ۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی طبیعت اب بفضلہ تعالیٰ پہلے سے بہتر ہے ۔ بے چینی میں کمی ہے نیند آجاتی ہے اور عام حالت نسبتاً اچھی ہے احباب توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ۔ مکرم میجر ڈاکٹر عبدالحق صاحب ملک حضرت سیدہ موصوفہ کے علاج کے سلسلہ میں مورخہ ۲۶ اگست سے گجرات سے یہاں آئے ہوئے ہیں ۔ آپ آئندہ جمعہ تک یہیں مقیم رہیں گے ۔

---

○ ربوہ ۔ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم ۔ اے کی ہمشیرہ مبشرہ پروین صاحبہ لاہور میں معدہ ، جگر اور گردہ وغیرہ کی تکلیف سے تشویشناک طور پر بیمار ہیں ۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین ۔

---

○ تمام ایسی مجالس جنہوں نے ابھی تک ماہ اگست کا چندہ مرکز میں نہیں بھجوایا کی خدمت میں التماس ہے کہ مزید تاخیر کے بغیر ماہ اگست کا چندہ روانہ فرما دیں ۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

---

## جامعہ احمدیہ میں داخلہ

مورخہ ۱۰ ستمبر کو واقف زندگی طلباء کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جائے گی ۔ جملہ ایسے واقف زندگی طلباء جن کی تعلیم کم از کم میٹرک ہے فوری طور پر اپنے پتہ سے وکالت دیوان کو مطلع کریں تا کہ انہیں انٹرویو کے لئے بلایا جاسکے ۔

وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ

---

## ضروری اطلاع

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث احباب جماعت کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ ہفتہ عشرہ کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں ۔ حضور کی خدمت ڈاک ربوہ ہی کے پتہ پر بھیجی جائے ۔

---

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# آنیوالی نسلیں راہنمائی کیلئے تمہاری طرف دیکھیں گی اور تمہارے نمونہ کو مشعل راہ بنائینگی

## اگر تم پورے طور پر اپنے آپکو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے

" ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے ۔ پس اس تبدیلی کو مدنظر رکھو اور آخری وقت کو ہمیشہ یاد رکھو ۔ آنے والی نسلیں آپ لوگوں کا منہ دیکھیں گی اور اسی نمونہ کو دیکھیں گی ۔ اگر تم پورے طور پر اپنے آپ کو اس تعلیم کا عامل نہ بناؤ گے تو گویا آنے والی نسلوں کو تباہ کرو گے ۔ انسان کی فطرت میں نمونہ پرستی ہے ۔ وہ نمونہ سے بہت جلد سبق لیتا ہے ۔ ایک شرابی اگر کہے کہ شراب نہ پیو یا ایک زانی کہے کہ زنا نہ کرو ، ایک چور دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو تو ان کی نصیحتوں سے دوسرے کیا فائدہ اٹھائیں گے بلکہ وہ تو کہیں گے کہ بڑا ہی خبیث ہے جو خود کرتا ہے اور دوسروں کو اس سے منع کرتا ہے جو لوگ خود ایک بدی میں مبتلا ہو کر اس کا وعظ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ۔ دوسروں کو نصیحت کرنے والے اور خود عمل نہ کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کو چھوڑ جاتے ہیں ۔ ایسے وعظوں سے دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے ۔

ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد کا بہانہ کر کے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا ۔ ایک جگہ وہ وعظ کر رہا تھا اس کے وعظ سے متاثر ہو کر ایک عورت نے اپنی پازیب اتار کر اس کو چندہ میں دے دی ۔ مولوی صاحب نے کہا اے نیک عورت کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں جہنم میں جائے اس نے فی الفور دوسری پازیب بھی اتار کر دے دی ۔ مولوی صاحب کی بیوی بھی اس وعظ میں موجود تھی اس کا اس پر بڑا اثر ہوا اور جب مولوی صاحب گھر میں آئے تو دیکھا کہ ان کی عورت روتی ہے اور اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دے دیا کہ اسے مسجد میں لگا دو ۔ مولوی صاحب نے کہا تو کیوں ایسا روتی ہے یہ تو صرف چندہ کی تجویز تھی اور کچھ نہ تھا ۔

ہماری جماعت کو ایسی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے ۔ تم ایسے نہ بنو ۔ چاہیئے کہ تم ہر قسم کے جذبات سے بچو ۔ ہر ایک اجنبی جو تم کو ملتا ہے وہ تمہارے منہ کو تاڑتا ہے اور تمہارے اخلاق و عادات ، استقامت ، پابندی ، احکام الٰہی کو دیکھتا ہے کہ کیسے ہیں اگر عمدہ نہیں تو وہ تمہارے ذریعہ ٹھوکر کھاتا ہے ۔ پس ان باتوں کو یاد رکھو ۔ "

(الملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۴ ، ۲۶۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

# خطبہ جمعہ

# قرآن کریم کی دس صفاتِ حسنہ

جن سے

## اس کی عظمت وشان اس کے فوائد اور اس کی رُوحانی تاثیروں کا اظہار ہوتا ہے

## تین آیات کی نہایت پُر معارف تفسیر

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

(فرمودہ ۲۲ جولائی ۱۹۶۶ء بمقام گھوڑا گلی مری)

(مرتبہ ۔ مکرم مولوی محمد صادق صاحب انچارج شعبہ زود نویسی)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورہ حٰم السجدہ کی پہلی تین آیات کی تلاوت فرمائی۔

حٰمٓ ۚ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۚ كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۙ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ

(حٰم سجدہ)

پھر فرمایا:

اللہ تعالےٰ قرآن کریم ہی میں اس

### کلام مجید کی عظمت اور اس کی شان

اور اس کے فوائد اور اس کی روحانی تاثیروں کو مختلف پیرایوں میں بڑے زور کے ساتھ، بڑی فصاحت کے ساتھ بڑی فصاحت کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ ان مختصر سی تین آیات میں اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم کی دس صفات حسنہ بیان کی ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

(۱) تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ پہلی صفت اس کتاب، اس قرآن کی یہ ہے کہ یہ تنزیل من الرحمٰن ہے۔ الرحمٰن خدا کی طرف سے اسے نازل کیا گیا ہے اور رحمٰن خدا کی رضا جن راہوں سے ملتی ہے۔ ان کا اس میں ذکر ہے۔ الرحمٰن اللہ تعالےٰ کی ایک صفت ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ایک ایسی ہستی ہے کہ جو بغیر استحقاق کے بھی اپنے بندوں کو اپنی رحمتوں سے نوازتا رہتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں ایک تو یہ ارشاد فرمایا کہ ابھی انسان دنیا میں پیدا بھی نہیں کیا گیا تھا۔ اس وقت اللہ تعالےٰ کے علم غیب میں قرآن کریم جیسی کامل اور مکمل کتاب موجود تھی جس نے بنی نوع انسان کو روحانی رفعتوں تک پہنچانا تھا۔ دوسرے

### تنزیل من الرحمٰن کے معنی

ہیں کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس میں ہدایات، ایسے ذکر، خدا تعالےٰ کی حمد کے ایسے طریق بتائے گئے ہیں کہ اگر انسان ان پر کاربند ہو تو وہ رحمٰن خدا کو خوش کرنے والا ہوگا اور عمل محدود ہونے کے باوجود غیر محدود جزا کا اور ثواب کا مستحق ٹھہرایا جائے گا۔

ہندو مذہب کی اس بگڑی ہوئی شکل میں اللہ تعالےٰ کو نہ رحمٰن مانا جاتا ہے نہ رحمٰن سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ان کا عقیدہ یہ ہے کہ انسان اس مختصر زندگی میں جو اعمال بجالاتا ہے۔ تو اس کا بدلہ بھی رحیم خدا ہی دیتا ہے۔ رحمٰن خدا کا ان کے مذہب میں تصور ہی نہیں چونکہ یہ اعمال محدود ہوتے ہیں۔ ان کا بدلہ اور ان کی جزا بھی محدود ہوتی ہے اور جب محدود اعمال کا محدود بدلہ انسان کو مل جاتا ہے تو پھر وہ ایک نئی جون میں اس دنیا میں واپس بھیج دیا جاتا ہے کہ اگر اور انعام حاصل کرنے ہیں تو پھر دنیا میں جاکے اور عمل کرو پھر تمہیں اور انعام ملے گا۔

لیکن یہاں

### اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا

کہ قرآن کریم کو نازل کرنے والی پاک اور قادر و توانا ہستی وہ ہے جو رحمانیت کی صفت سے متصف ہے۔ اور قرآن کریم میں وہ ہدایتیں، وہ احکام، وہ فرائض، وہ دعائیں، اللہ تعالےٰ کی حمد کے وہ طریق بتائے گئے ہیں کہ اگر تم ان پر عمل کروگے تو رحمٰن خدا خوش ہوگا اور تمہارے محدود اعمال کا غیر محدود بدلا تمہیں دے گا۔

(۲) دوسری صفت قرآن کریم کی ان آیات میں یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ تنزیل من الرحیم ہے۔ اس قادر و توانا ہستی کی طرف سے نازل کی گئی ہے جس کی صفاتِ حسنہ میں سے ایک صفت رحیمیّۃ کی ہے۔ یہ بتاکر

### ہمیں اس طرف متوجہ کیا گیا

اور ہمیں امید دلائی گئی کہ ہم جو اعمال بھی اس کی خوشنودی کے لئے بجالائیں گے۔ ہم جو قربانیاں اس کی رضا کی خاطر کریں گے۔ ہم جو ایثار کے نمونے محض اور محض اس کے لئے دنیا کے سامنے پیش کریں گے وہ قادر ہستی اس بات پر قادر ہے کہ ہمارے ان اعمال کا بدلہ دے اور جزاء دے۔

بہت دفعہ اس دنیا میں انسان انسانوں کی اس رنگ میں خدمت کرتا یا خوشامد کرتا ہے کہ جتنا بدلا اس خوشامد اور اس خدمت کا خوشامد کرنے والے اور خدمت کرنے والے کو ملنا چاہیئے وہ بدلا وہ شخص دے ہی نہیں سکتا اور نہ اس کی طاقت میں یہ ہوتا ہے کہ وہ اس قسم کا بدلا دے اور جو مشرک لوگ اللہ تعالےٰ کے سوا دوسری ہستیوں کی عبادت کرتے ہیں اور پوجا کرتے ہیں ان کے۔۔ قربانیاں دیتے ہیں۔ مثلاً ہم سے بھی بہت زیادہ قربانیاں دینے والی اس وقت دنیا میں عیسائی قوم ہے۔ وہ عیسیٰ یسوع مسیح جن کو انہوں نے خدا بنا دیا ہے۔ ان کی خاطر جانی قربانی بھی دے رہے ہیں اور مالی قربانی بھی دے رہے ہیں۔ ان کی عورتیں بھی اور ان کے مرد بھی انتہائی قسم کی قربانیاں اپنے باطل مذہب اور شرک کی خاطر وہ اس وقت دے رہے ہیں اور اپنے اس معبود کی خدمت میں جو دراصل مُردہ ہے زندہ نہیں (ہاں نبی ہونے کے لحاظ سے تو زندہ ہیں لیکن بطور معبود ہونے کے وہ اس دنیا سے کوئی تعلق نہیں رکھتے) ان کی خدمت میں وہ

### ایثار کے نمونے

پیش کر رہے ہیں کہ آدمی کو بعض دفعہ

ان پر رشک آتا ہے۔ افریقہ کے جنگلوں میں جا کر، اربوں ڈالر خرچ کرکے، اتنے پیسے ہونے کے باوجود بھی ہر قسم کی جذباتی اور جسمانی تکلیف گوارا کرکے وہ لوگوں میں عیسائیت پھیلانے میں کوشاں ہیں لیکن جس کے لئے وہ یہ کوششیں کر رہے ہیں اور قربانیاں دے رہے ہیں اور اموال کو خرچ کر رہے ہیں اس میں یہ طاقت نہیں کہ ان لوگوں کو ان قربانیوں کا بدلہ دے۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا ہے کہ ہم کسی ایسی ہستی کے لئے ایثار اور قربانی نہیں مانگ رہے جس میں بدلہ دینے کی طاقت ہی نہ ہو بلکہ قرآن کریم کی ہدایات کے مطابق تم جو تکالیف بھی برداشت کرو۔ جو مجاہدات بھی بجالاؤ۔ جو قربانیاں بھی دو وہ اس خدائے رحیم کے لئے ہوں گی کہ جس کی طاقت میں ہے کہ جتنا تم کرو اس سے زیادہ تمہیں بدلہ میں دے کیونکہ رحیمیت کے ساتھ اس بات کا بھی تعلق ہے کہ وہ نیک اعمال کو بڑھاتا ہے۔ اضعافاً مضاعفہ کر دیتا ہے۔ ایک بیج کی طرح جس طرح بیج مٹی میں ڈالا جاتا ہے اور وہ بڑھتا ہے۔ پھولتا ہے، اور پھلتا ہے اور ایک دانہ سے سَو۔ پانچ سَو۔ سات سَو تک ہو جاتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحیمیت کے ماتحت ایسا انتظام کیا ہے کہ وہ انسان کے اعمال کو بطور بیج کے ایک ایسی جگہ میں رکھتا ہے جہاں وہ اعمال بھی بڑھتے، پھولتے اور پھلتے ہیں اور اُخروی زندگی میں کئی گنا زیادہ ہمیں اپنے اعمال کا بدلہ مل جاتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے اندر یہ صفت پائی جاتی ہے کہ چونکہ یہ خدائے رحیم کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ تم جو بھی اعمال قرآن کریم کی بتائی ہوئی ہدایات کے مطابق بجا لاؤ گے وہ ضائع نہیں جائیں گے۔ تمہیں ان کا اجر ملے گا اور بڑا ہی اچھا اجر ملے گا۔

## تیسری صفت

اس کی یہ بیان فرمائی ہے کتابٌ فصّلت آیاتُہٗ کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے احکام اور جس کی ہدایتیں مختصر اور مجمل طور پر بیان نہیں کی گئیں۔ جتنا کسی چیز میں اجمال کو مدّنظر رکھا جائے اتنا ہی اس کے سمجھنے کے لئے زیادہ فراست، زیادہ بیدار مغزی اور زیادہ ذہانت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کوئی الہامی کتاب بہت ہی مختصر ہو تو بہت سے لوگ اپنے رب کے حضور یہ عذر پیش کر سکتے تھے کہ اے خدا! تیرا ہدایت نامہ تو آیا۔ مگر وہ اس قدر اجمال کے ساتھ بیان کیا گیا تھا کہ ہم اپنی ناقص سمجھ کے مطابق اس کی حقیقت کو پہنچ نہیں سکتے تھے اس لئے ہم اس کے فیض سے محروم رہے۔

اللہ تعالےٰ یہاں یہ فرماتا ہے کہ اس کتاب میں جو احکام بھی بیان کئے گئے ہیں ان کو اچھی طرح کھول کر اور تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا گیا ہے۔ تفصیل سے کھول کر بیان کرنے کے اللہ تعالےٰ نے

## دو طریق اُمّتِ محمدیہ میں جاری کئے ہیں

ایک تو یہ کہ خود قرآنِ کریم کے الفاظ بڑے تفصیلی مضامین کے حامل ہیں۔ دوسرے یہ کہ پھر بھی کوئی شخص کہہ سکتا تھا کہ ہم میں اتنی سمجھ نہ تھی کہ قرآن کریم کے عربی الفاظ کی تحقیق کرتے۔ اور ہمیں ان کے مطالب کی تفاصیل پر اطلاع ہوتی تو اللہ تعالےٰ نے ساتھ ہی یہ سلسلہ جاری کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے بعد آپؐ کے ظل اس امت میں پیدا کئے جو اپنے اپنے وقت میں وقت کی ضرورت کے مطابق قرآن کریم کے مطالب اپنے رب سے حاصل کرتے رہے اور خوب کھول کر قرآن کریم کو بیان کرتے رہے۔ خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ لاکھوں اقوال جو کتب احادیث میں جمع کئے گئے ہیں وہ حقیقتاً قرآن کریم کی تفسیر ہیں۔ عام طور پر وہ لوگ جو علم کے لحاظ سے اور تقوےٰ اور طہارت کے لحاظ سے ایک بلند مقام پر نہیں ان کے لئے یہ سمجھنا مشکل ہے کہ آنحضرتؐ کا کونسا قول قرآن کریم کی کس آیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ کون سی حدیث کس آیت یا آیت کے کس ٹکڑے کی تفسیر ہے۔ اس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے بڑی وضاحت سے اشارہ فرمایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے جو باتیں بھی نکلی ہیں وہ حقیقتاً قرآن کریم کی ہی تفسیر ہیں۔ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت سے ان باتوں کا تعلق ہے۔ آپ کے بعد آپ کے ماننے والوں میں، آپ سے پیار کرنے والوں میں، آپ سے محبت کرنے والوں میں، آپ کی اتباع کرنے والوں میں، آپ پر جانیں قربان کرنیوالوں میں ایسے لوگ پیدا ہوئے جو آپ کی محبت میں اور آپ کے وجود میں ایک حد تک یا بہت حد تک فنا ہو گئے۔ اور اپنی اپنی استطاعت کے مطابق انہوں نے قرآنی علوم کو حاصل کیا اور دنیا میں پھیلایا۔

## تو کتابٌ فصّلت آیاتُہٗ کے ایک معنی یہ ہیں

کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ دنیا میں ایسے لوگوں کو پیدا کرتا رہے گا جن کو وہ خود قرآنی علوم سکھائے گا۔ اور وہ لوگ قرآنی آیات کی تفاصیل بنی نوع انسان میں پھیلائیں گے اور ان تک پہنچائیں گے۔

ہر دو لحاظ سے قرآن کریم کی بڑی عظمت اور بڑی شان ہے یعنی اس معنی کے لحاظ سے بھی کہ اختصارِ الفاظ کے باوجود تفصیل کافی حد تک، تسلی بخش حد تک قرآن کریم میں پائی جاتی ہے۔ اس قسم کا اجمال نہیں کہ انسان اپنے علم اور اپنی ضرورت کے مطابق جو اس سے حاصل کرنا چاہیئے حاصل نہ کر سکے۔ اور دوسرے معنے کے لحاظ سے بھی کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات کو کھول کھول کر بیان کر دیا گیا ہے یعنے اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو قرآن کریم کی آیات کے معانی کھول کھول کر دنیا کو سنانے والے ہوں گے۔ اور تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ قرآنِ کریم کے اس چھوٹے سے ٹکڑے میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے ویسا ہی عملاً وقوع میں آیا ہے۔

## چوتھی صفت

قرآن کریم کی اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ قرآناً ہے۔ قرآن کے معنی ہیں ایسی آسمانی کتاب جس میں پہلی کتبِ سماویہ کے بنیادی اصول اور ہدایتیں جمع ہوں یہی نہیں بلکہ قرآن کے معنی میں یہ بھی ہے کہ جس میں تمام علوم کے اصول بیان ہو گئے ہوں۔ میں اس وقت تفصیل میں نہیں جا سکتا صرف ایک دنیوی اصول جو دنیا کے علوم کے ساتھ تعلق رکھتا ہے وہ بتا دیتا ہوں۔ اور قرآن کریم نے بڑے دھڑلے اور بڑے زور کے ساتھ اسے بیان کیا ہے وہ یہ کہ دنیا کا یہ مادی کارخانہ اللہ تعالےٰ نے ایک قانون کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔

## یہ ایک بنیادی اصل ہے

جس کا ہر دنیوی علم کے ساتھ تعلق ہے چنانچہ ہمارے علوم نے جتنی بھی ترقی کی ہے خصوصاً اب جو غیر مسلم مغربی اقوام نے اور بعد میں کچھ مشرقی اقوام نے دنیوی اور مادی علوم میں جو ترقی کی ہے ان کے ہر علم کی بنیاد اسی اصل کے اوپر ہے۔ اور یہ اصل انہوں نے دراصل مسلمان سائنٹسٹ اور مسلمان علماء سے لیا ہے۔ "ڈارک ایجیز" جو کہلاتی ہے۔ یعنی وہ زمانہ جس میں عیسائی ملک اور غیر مسلم اقوام نہایت پستی کی حالت میں زندگی گزار رہی تھیں۔ مسلمان علماء اور سائنٹسٹ ان ملکوں میں پہنچے اور ان لوگوں کو انہوں نے علم بھی سکھایا اور ساتھ ہی یہ بنیادی اصل بھی سکھایا کہ دنیا کا ہر علم تبھی علم کہلا سکتا ہے۔ یعنے اسے نظام میں باندھا جا سکتا ہے۔ جب اُس اصل کو تسلیم کیا جائے جو قرآن کریم نے بتایا ہے کہ کوئی چیز بھی قانون سے باہر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سُنّتِ جاریہ ہے جسے قانونِ قدرت کہتے ہیں (جب ہم اسے قانونِ قدرت کہتے ہیں تو یہ ایک ناقص اصطلاح ہے جب ہم اسے سنت اللہ کہتے ہیں تو یہ ایک کامل اصطلاح ہے) قرآن کریم نے اس کو "اللہ کی سنّت" یا "سنّت اللہ" کی کامل اصطلاح سے بیان کیا ہے کہ تم اللہ کی سنّت میں کوئی تبدیلی نہیں پاتے۔ جب مَیں نے یہ کہا کہ "قانونِ قدرت" ناقص اصطلاح ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ

## سائنس کی تاریخ

ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جس بات کو ایک سائنسدان نے قانونِ قدرت سمجھا اور کہا۔ کچھ عرصہ کے بعد مزید تحقیق اور تجسّس کے نتیجہ میں معلوم ہؤا کہ دراصل وہ قانونِ قدرت نہیں تھا بلکہ قانونِ قدرت اَور ہی تھا جس کو وہ غلط سمجھ رہے تھے۔ اور اس دوسرے قانونِ قدرت کے ماتحت یہ واقعات رونما ہوتے تھے۔

کہنے کو تو یہ ایک معمولی سی مثال ہے مگر ہے بڑی واضح اور وہ یہ کہ آگ جلاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے آگ کو حکم دیا ہے کہ تو جلا۔ یہ سُنّت اللہ ہے۔ اور چونکہ وہ (آگ) الٰہی سنّت کے ماتحت ہے۔ اللہ تعالےٰ کبھی اپنی اس قوت اور طاقت کو ثابت کرنے کے لئے کہ آگ میرے حکم سے ہی جلاتی ہے۔ اس کو جلانے سے روک بھی دیتا ہے جیسے کہ ابراہیمؑ کے واقعہ میں خدا تعالےٰ نے فرمایا یانارُ کونی برداً وّ سلاماً تیرا نار رہنا میرے حکم سے تھا۔ اب میرا حکم ہے کہ برداً وّ سلاماً بن جاؤ۔ تو ایسے واقعات یہی ثابت کرنے کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں تا ہمیں معلوم ہو کہ اللہ تعالےٰ ہی ہے کہ جس کے حکم سے کارخانۂ عالم چل رہا ہے۔

## حکم اور سنت اس کی یہی ہے

کہ آگ جلاتی ہے۔ انسان نے اس اصل اور اس حکم کے نتیجہ میں سینکڑوں ہزاروں فائدے حاصل کئے ہیں۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی آگ جلاتی اور کبھی ٹھنڈا کرتی تو یہ بھی ہوتا کہ جس گاڑی پر بھاپ سے چلنے والا انجن لگا ہوتا کبھی تو وہ گاڑی لاہور سے کراچی پہنچ جاتی اور کبھی ملتان سے لاہور یہ اطلاع آتی کہ ہمیں بڑا افسوس ہے کہ وہ آگ جو جلاتی اور گرم کرتی تھی اب اس نے ٹھنڈا کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور جو پانی بوائلر میں ڈالا گیا تھا وہ برف بن گیا ہے۔ گرمی کے دن تھے اس لئے برف کو ہم نے غریبوں میں تقسیم تو کر دیا ہے لیکن گاڑی آگے نہیں چل سکتی۔ کیونکہ آگ نے اپنا عمل چھوڑ دیا ہے۔

لیکن کبھی ایسا نہیں ہوتا۔ اگر ایسا ہوتا تو انسان کے لئے ایک مصیبت پیدا ہو جاتی۔ کوئی چیز بھی ہم بنا نہ سکتے۔ کبھی بجلی روشنی کرتی اور کبھی بجائے روشنی کے اندھیرا کر دیتی۔ پس اگر یہ ہوتا تو انسان کے لئے زندگی گزارنا مصیبت بن جاتا۔

تو قانونِ قدرت کے مطابق یہ سارا کارخانہ چل رہا ہے۔ اور یہ ایسے

## بنیادی اور حقیقی اور اصولی قوانین

ہیں جو کسی نہ کسی پیرائے میں قرآن کریم میں بیان ہو گئے ہیں۔ کوئی مثال دیتے ہوئے کسی چیز کی وضاحت کرتے ہوئے، کبھی اپنی طاقتوں کے اظہار کے لئے، کبھی اپنی صفات کے بیان کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ یہ اصول بھی بیان کر جاتا ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ جس کے اندر چوتھی صفت یہ پائی جاتی ہے کہ یہ قرآن ہے کہ اس میں تمام پہلی کتبِ سماویہ کے بنیادی اصول بھی ہیں اور تمام علومِ مادی کے بنیادی اصول بھی اس میں بیان کر دئے گئے ہیں اس لئے دین اور دنیا کی اگر تم ترقی چاہتے ہو تو تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم اس قرآن کی جو قران ہے ہر لحاظ سے پیروی کرنے والے اور اس سے فائدہ اٹھانے والے ہو۔

(۵) پھر اللہ تعالےٰ نے

## پانچویں صفت

اس کتابِ مجید کی یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ قرآن ہی نہیں عربی ہے۔ عربی کے معنی ایک ایسی کتاب کے ہیں جو حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کرنے والی ہو۔ اس کے ایک دوسرے معنے یہ ہیں کہ وہ کتاب جو منسوخ کرنے والی ہے۔

تو اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ قرآن ایک ایسی کتاب ہے جو قران ہے۔ یعنے پہلی تمام کتبِ سماویہ کی بنیادی حقیقتیں اس کے اندر جمع ہیں۔ دراصل پہلی کتبِ سماویہ کی تمام بنیادی حقیقتیں قرآنِ کریم کا ہی حصہ ہیں۔ اور پہلے لوگوں کو وقتی ضرورت کے مطابق قرآن کریم کا ایک حصہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے عطا کیا گیا تھا۔

اللہ تعالےٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ بعض صداقتیں پہلی کتب میں ایسی تھیں جو پورے طور پر اس قرآن میں بیان کی جا سکتی تھیں۔ یعنے قرآن کریم کا ہی ایک حصہ پہلی امتوں کو دیا گیا تھا مگر کچھ زائد صداقتیں تھیں جو اس قرآن کا حصہ تھیں مگر پہلے لوگ اس کو سمجھ نہیں سکتے تھے اس لئے وہ ان کو نہیں ملیں۔ پس قرآن کامل اور مکمل شکل میں امتِ مسلمہ کو عطا ہوا۔ لیکن اس جزوی شکل میں اس کو منسوخ کر دیا گیا۔ پس یہ قرآن ہر پہلی کتاب کو منسوخ کرنیوالا ہے۔

اب

## اگر کوئی شخص یہ کہے

جیسا کہ بعض دفعہ بعض عیسائی یا بعض ہندو کہا کرتے ہیں کہ ہم بھی خدا کی عبادت کرتے ہیں تم بھی خدا کی عبادت کرتے ہو تم اپنی عبادت کرتے جاؤ ہم اپنی عبادت کرتے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہو جائے گا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ پہلے جو راہیں مجھ تک پہنچنے کے لئے بنی نوع انسان کے سامنے رکھی گئی تھیں وہ اب سب منسوخ ہو گئیں۔ اب مجھ تک پہنچنے کا راستہ قرآن کریم کا راستہ ہی ہے۔ اس کی ایک موٹی مثال یہ ہے۔ پہاڑ پر سفر کرتے ہوئے کئی جگہ آپ کو نظر آئے گا کہ بعض جگہ پہلے سڑک ہوتی تھی۔ بارشیں ہوئیں یا پہاڑ گرے یا مرورِ زمانہ کے نتیجہ میں وہ میٹلڈ روڈ (Metalled Road) جو تھی، وہ بالکل اکھڑ پکھڑ گئی اور ناقابلِ استعمال ہو گئی یا پُل گر گیا اور وہ پُل دوبارہ بنایا نہیں گیا۔ لیکن اس کی بجائے ایک نئی فراخ سڑک بنا دی گئی۔ اب کوئی اگر یہ کہے: "ٹھیک ہے۔ یہ بھی ایک راستہ ہوا کرتا تھا تم اس نئے راستہ پر ہو کر چلے جاؤ میں اس پرانے راستہ پر چلا جاتا ہوں۔" تو اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ وہ کھڈ میں گر پڑے گا اور مارا جائے گا۔ آخری راستہ زیادہ وسیع، زیادہ اچھا حکومتِ وقت نے عوام کے استعمال کے لئے بنایا ہے۔ جو اس پر چلے گا وہی اس جگہ تک پہنچے گا۔ جہاں تک یہ راستہ پہنچاتا ہے۔ یہ ایک موٹی مثال ہے مادی دنیا کی!

قرآن کریم کے متعلق

## اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

کہ اس نے سب دنیا کی پہلی کتب کو منسوخ کر دیا۔ اب ان کی پیروی کے نتیجہ میں تم لوگ مجھ تک نہیں پہنچ سکتے۔ اگر میری رضاء کی راہوں کی تلاش ہو۔ اگر تم میرے قرب کو ڈھونڈنے والے ہو تو صرف قرآن کریم کا ہی بتایا ہوا وہ صراطِ مستقیم ہے جو میرے تک تمہیں پہنچا سکتا ہے۔ پہلی کتب میں اب یہ طاقت نہیں رہی ہے۔ کیونکہ انسانی ایجاد نے پرانی شریعتوں کو خطرناک اور مہلک بنا دیا ہے

## چھٹی صفت

قرآن کریم کی ان آیات میں یہ بیان فرمائی لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ کہ یہ قرآن کِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ بھی ہے۔ یہ رحمٰن اور رحیم خدا کی طرف سے نازل کردہ ہے۔ قرآن بھی ہے۔ عربی بھی ہے اس کے باوجود ہر آدمی کی سمجھ سے بالا بھی ہے۔ یعنی اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ ہر کس و ناکس اس تک پہنچ جائے کیونکہ یہ کتاب صرف ان لوگوں کو فائدہ پہنچانیوالی ہے جو روحانی علوم رکھتے ہوں۔ اس میں ایک مختلف پیرایہ میں لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ کا مضمون بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ جو لوگ روحانی علوم سے مس رکھنے والے ہیں، اور روحانیت کی تڑپ رکھنے والے ہیں اور ان کا میلانِ طبع ایسا ہے کہ وہ روحانی علوم کے حصول کی خواہش اپنے اندر رکھتے ہیں اور اس نیت سے رکھتے ہیں کہ وہ یہ علوم حاصل کر کے ان سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ان کے لئے ہی یہ کتاب مفید ہو سکتی ہے۔

اگر کوئی عیسائی مثلاً سارا قرآن کریم پڑھ جائے۔ یہی نہیں بلکہ عربی میں اِس وقت تک

## جتنی تفاسیرِ قرآن لکھی گئی ہیں

وہ بھی پڑھ جائے۔ یہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ساری کتب جو حقیقتاً قرآن کریم کی تفسیر لکھی ہیں وہ بھی پڑھ جائے یہی نہیں بلکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفسیر کبیر کے نام سے بڑی ضخیم کتب تفسیر (قرآن کریم کے بعض پاروں کی جو مکمل ہو چکی ہے) شائع کی ہے وہ بھی سب پڑھ جائے تب بھی وہ قرآنِ کریم کو نہیں سمجھ سکتا۔

ایک ایسا عجیب نظام اللہ تعالےٰ نے جاری کیا ہے کہ وہ قرآن کریم تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اور نہ ہی قرآن کریم کے علوم حاصل کر سکتا ہے۔ نہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

## بظاہر یہ ایک فلسفیانہ خیال ہے

لیکن یہ بات سمجھانے کے لئے مجھے ابھی ایک بڑی اچھی مثال یاد آ گئی ہے، اور وہ یہ کہ پہلے زمانہ میں سمندر میں مچھلیاں پکڑنے کے لئے بڑے یا چھوٹے جہاز بیسیوں یا سینکڑوں کی تعداد میں جاتے تھے۔ ان کا طریق یہ تھا کہ مچھلیوں کے غول کا جو لاکھوں کی تعداد پر مشتمل ہوتا جہاں ان کو پتہ چلتا تھا تو وہاں میل ہا میل کے چکر میں

## جال پھینک دیتے

تھے۔ اور پھر اس جال کی پانی کی تہ میں ایک دیوار بن جاتی تھی اور مچھلی اس سے باہر نہیں جا سکتی تھی۔ پھر وہ دوسرے جال کھینچ کھینچ کے مچھلیاں اٹھاتے تھے۔

## ابھی کچھ عرصہ ہوا

سائنس دانوں نے ایک شعاع ایجاد کی ہے۔ اگر وہ شعاع پانی میں پھینک دی جائے تو مچھلیاں اس شعاع کو عبور نہیں کرتیں حالانکہ وہ کوئی مادی چیز نہیں لیکن ایک دیوار ہے ........ اور دیوار

بھی روشنی کی۔ وہ اس روشنی کی دیوار سے پرے نہیں جا سکتیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہمارا قرآن ہے تو نور مجسم! لیکن اس میں بعض ایسی شعاعیں بھی ہیں۔ کہ جو پاک نہ ہو جس میں روحانیت نہ ہو۔ وہ اس تک پہنچ نہیں سکتا۔ خود روشنی کی بعض شعاعیں اس کو محروم کر دیتی ہیں۔ حقیقی روحانی علم حاصل کرنے سے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق فرمایا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ غیر مسلم تو اس تخیل کو سمجھ ہی نہیں سکتے لیکن خود ان کے سائنسدانوں نے ایک مثال ایسی دی ہے۔ کہ جس طرح مچھلی اس روشنی کے ہیم [illegible] کو عبور نہیں کر سکتی۔ قرآن کریم نے بھی اپنی گرد شعاعوں کا ایک ہالہ بنا دیا ہے۔ کہ جب تک تم مطہر نہیں ہو گے۔ تم اس ہالہ کے اندر داخل نہیں ہو سکو گے۔

تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی چھٹی صفت ان مختصر سی آیات میں یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ان لوگوں فائدہ پہنچاتا ہے جو روحانی علوم رکھتے ہوں۔ جن کی طبیعت کا میلان روحانیت کی طرف نہ ہو۔ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔

## ساتویں صفت

اس کتاب کی یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ یہ بشیر ہے۔ قرآن کریم ایسی آیات سے بھرا پڑا ہے کہ اگر تم یہ کرو گے۔ تو تمہیں یہ انعام ملے گا۔ مثلاً فرمایا۔ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ یہ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ بہت بڑی بشارت ہے۔ جو قرآن کریم کے ماننے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں کو دی گئی ہے۔ لیکن یہ ایک مثال ہے۔ حقیقتاً سینکڑوں ہزاروں بشارتیں قرآن کریم کے متبعین کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اس معنی میں یہ کتاب بشیر ہے۔ کیونکہ یہ کہتی ہے کہ تم میری پیروی کرو تمہیں نعمتوں پر نعمتیں ملتی جائیں گی۔

## آٹھویں صفت

اس کتابِ مجید کی نذیر ہے۔ یہ کہتی ہے کہ اگر تم میری پیروی نہ کرو گے۔ میرے بتائے ہوئے طریق پر نہ چلو گے۔ جس طرف میں لے جانا چاہتی ہوں۔ اس طرف منہ نہ کرو گے بلکہ اس طرف پیٹھ کرو گے اور مجھ سے پرے ہو جاؤ گے۔ تو تمہارے لئے بہت سی مصیبتیں۔ ابتلاء، دکھ درد اور خدا کا غضب اور لعنت مقدر ہے۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کی ایک صفت نذیر بیان کی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ۔ ان کو اچھی طرح متنبہ کر دو کہ اگر تم میری بتائی ہوئی تعلیم اور ہدایت پر عمل نہیں کرو گے تو تمہیں حسرت کا دن دیکھنا نصیب ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تو ان کو اس دن سے ڈرا جس دن افسوس اور مایوسی چھائی ہوئی ہوگی اور سب معاملات کا فیصلہ کیا جائیگا اب تو یہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں اور ایمان نہیں لاتے۔

اسی طرح اس دنیا کے عذابوں کے متعلق اللہ تعالیٰ کے قہری نشانوں کے متعلق یہ کتاب انذار سے بھری پڑی ہے اس لئے ان آیات میں قرآن کریم کا نام بطور صفت نذیر رکھا گیا ہے

## نویں صفت

جو ان آیات میں بیان فرمائی گئی ہے۔ وہ ہے۔ فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ ان میں سے اکثر اس طرف متوجہ نہیں ہوتے اور اس حسین تعلیم سے اعراض کرتے ہیں بظاہر ان الفاظ میں ہمیں کسی صفت کا اظہار معلوم نہیں ہوتا لیکن درحقیقت ان الفاظ میں بتایا گیا ہے کہ یہ انتہائی حسین تعلیم ہے جو اسے دیکھتا ہے مسحور ہو جاتا ہے۔ یہ تعلیم دل کو موہ لیتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کی طرف کوئی حقیقتاً منہ کرے متوجہ ہو اپنی بصارت اور بصیرت کو استعمال کرے اور پھر اس کے دل پر قرآن کے حسن کا اثر نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا جیسا کہ دوسری جگہ بھی بیان فرمایا ہے۔ کہ ان کے پاس آنکھیں تو ہیں لیکن وہ ان کو استعمال نہیں کرتے اگر وہ آنکھوں کو صحیح استعمال کرتے۔ تو اس کتاب کی خوبصورتی سے ضرور مسحور ہوتے یہ کتاب ان کے دلوں کو موہ لیتی۔ اور یہ اس کے عاشق بن جاتے۔ لیکن أَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ عجیب بدقسمت ہیں اکثر انسان کہ جب ایسی حسین تعلیم ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ تو اپنی آنکھوں کو دوسری طرف پھیر لیتے ہیں۔ پہلو تہی کرتے ہوئے دوسری طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ ان چیزوں کی طرف جو اتنی حسین نہیں بلکہ نہایت ہی بدصورت ہیں۔ تو فَأَعْرَضَ أَكْثَرُهُمْ میں جہاں اعراض کرنیوالوں کی کیفیت بیان کی گئی ہے وہاں قرآن کریم کے حسن کا اظہار بھی کیا گیا ہے اور یہاں بتایا گیا ہے۔ کہ یہ اتنی حسین تعلیم ہے۔ کہ اگر آنکھیں رکھنے والے اپنی آنکھوں اور بصیرت سے کام لیں تو کبھی بھی وہ اس کے عاشق ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔

## دسویں صفت

قرآن کریم کی یہ بیان کی گئی ہے۔ فَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ۔ کہ وہ اسے سنتے نہیں۔ اس میں قرآن کریم کے متعلق دراصل اس حقیقت اور اس صداقت کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ جو بھی اسے سنتا ہے۔ وہ اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

تو اللہ تعالیٰ یہاں یہ فرما رہا ہے۔ کہ اگر وہ ان کانوں سے صحیح کام لیتے۔ جو ہم نے ان کو عطا کئے تھے۔ اور قرآن کریم کی خوبصورت تعلیم جن خوبصورت الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ اس کی طرف یہ متوجہ ہوتے۔ تو یقیناً یہ تعلیم ان پر اثر کئے بغیر نہ رہتی۔ اس کی واضح مثال ہماری تاریخ کے ابتدا میں حضرت عمرؓ کی پہلے اسلام کی مخالفت اور بعد میں ایمان لانے کا واقعہ ہے۔ وہ پہلے قرآن کریم سننے کے لئے تو تیار نہ تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے تیار تھے (تفصیل میں جائے بغیر) وہ ایک دن قرآن کریم سننے پر مجبور ہو گئے۔ اور جب ان کے کان میں قرآن کریم کی شیریں اور میٹھی آواز پہنچی تو بلا ساختہ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہنے پر مجبور ہو گئے۔

تو اللہ تعالیٰ یہاں یہی فرماتا ہے۔ کہ جو سن لے وہ عاشق ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ یہ لوگ سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

پس یہاں دسویں صفت کے طور پر اس حقیقت کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ قرآن کریم نہایت حسین الفاظ میں نہایت خوبصورت تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے اگر دنیا اس تعلیم کو سننے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو وہ اس کو ماننے پر بھی مجبور ہو جائے یہی حال اس وقت ان لوگوں کا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ جو لوگ بھی جب بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفسیر قرآن سنتے ہیں یا پڑھتے ہیں یا سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں وہ اثر لئے بغیر رہ ہی نہیں سکتے۔

لیکن اکثر وہی ہیں جو سننے کو تیار نہیں جب ان کو سنایا جائے۔ تو وہ گالیاں دیتے ہیں یا بے توجہی اور بے اعتنائی سے کام لیتے ہیں زیادہ یہ کہتے ہیں کہ ہم دنیوی دھندوں میں اس قدر پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ ہمارے پاس یہ خیالات سننے کے لئے وقت ہی نہیں ہے لیکن خدا تعالیٰ کی ایک ایسی آواز بھی آتی ہے۔ کہ جو صاعقہ کے رنگ میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اور انسان سننا چاہے یا نہ سننا چاہیے۔ اس کے کان اس آواز سے پھاڑ دئیے جاتے ہیں اور ان کے جسموں کو مردہ کر دیا جاتا ہے۔ اور ایسی قوموں کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ قبل اسکے کہ وہ دن آئے

## خدا کرے

کہ ساری دنیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کو سننے لگے۔ اور قرآن کریم کے معارف اور حقائق کا عرفان حاصل کرے۔

اور

خدا کرے کہ ہم جو اسکی طرف منسوب ہونیوالے ہیں اور احمدی کہلاتے ہیں۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے قرآن کریم کے علوم زیادہ سے زیادہ عطا کرتا چلا جائے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی توفیق دیتا چلا جائے۔ کہ ہم قرآنی احکام کے مطابق اپنی زندگیوں کو گذارنے والے ہوں۔ آمین

---

## شوریٰ انصار اللہ کیلئے تجاویز

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے مجلس انصار اللہ کا گیارھواں سالانہ اجتماع مورخہ ۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۶۶ء کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ اجتماع کے موقعہ پر انشاء اللہ مجلس شوریٰ انصار اللہ بھی منعقد ہوگی۔ شوریٰ کے لئے ایجنڈا مرتب کیا جا رہا ہے جو مجالس تجاویز بھجوانا چاہیں وہ معین الفاظ میں لکھکر اور مجلس عاملہ مقامی کی منظوری حاصل کر کے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تجاویز کی وصولی کے لئے آخری تاریخ پندرہ ستمبر مقرر کی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی کسی تجویز پر غور نہیں ہو سکے گا

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

---

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے | نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس پچیس روپے | خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

# قربانی کے ذریعہ سے ترقی کا زرّیں اصول

سیدنا حضرت فضل عمرؓ نے قربانی کے ذریعہ ترقی کا زرّیں اصول بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"میں جماعت کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو۔ اپنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کرو اور ایسی عادت نہ ڈالو کہ جس کام کو اختیار کرو ایسی طرح کرو جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں "یا تخت یا تختہ" جب تک یہ روح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔"

فرمایا "میرا منشاء یہ ہے کہ دوستوں کے اندر استقلال پیدا کروں چاہے اس کے لئے مجھے انکے گلوں میں جھولیاں ڈالنی پڑیں اور بھیک منگوانی پڑے۔ اب میں ان کے اندر وہ حالت پیدا کرنی چاہتا ہوں کہ ان کی شکل سے ظاہر ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے در کے فقیر ہیں۔"

(الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۳۷ء)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

## تحریک وقف عارضی کے مبارک اثر کا ایک نمونہ

مکرم محمد افضل صاحب طاہر ناظم تعلیم ضلع گجرات نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ پہنچنے پر مفصل رپورٹ میں تحریر کیا ہے کہ "حضور میں پرسول سکول سے امتحان دینے کے بعد یہاں آیا ہوں۔ کیونکہ یہاں میرا بھی حق بنتا ہے۔ میرے آنے سے چند دن پہلے ہمارے دو بھائی بشیر احمد صاحب اور ماسٹر نذیر احمد صاحب وقف عارضی کے تحت یہاں ۱۵ دن گزار گئے ہیں۔ حضور! جو مبارک اثر میں نے اس تحریک کا اس جگہ دیکھا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ جہاں کبھی کبھار کوئی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آیا کرتا تھا اب مسجد میں کافی لوگ باقاعدہ نماز کے لئے آتے ہیں۔ بچہ بچہ کو دعائیں زبانی یاد ہیں۔ اور بچے اور خدام نے اپنا کام وہ اپنے اندر لئے ہوئے ہیں۔"

احباب کو چاہیئے کہ بکثرت تحریک وقف عارضی میں شامل ہو کر ثواب حاصل کریں تعلیم قرآن اور تربیت کے انتظام کے لئے بہت زیادہ واقفین کی ضرورت ہے (نائب ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

## جماعت احمدیہ بوریوالہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۳ اگست بروز منگل جماعت احمدیہ بوریوالہ کا ایک اہم تربیتی جلسہ بعد نماز مغرب منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم میاں محمد سعید صاحب ناظم انصار اللہ ضلع ملتان نے خلافت کی اہمیت اور اس سے وابستگی کی برکات کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری بدر الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے تحریک جدید کے پس منظر اس کی اہمیت اور افادیت پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت کو مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین کی۔ بالآخر مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ نے نماز باجماعت کی اہمیت پر تقریر کی۔ جلسہ کی کارروائی ساڑھے نو بجے دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بوریوالہ ضلع ملتان)

## درخواستہائے دعا

۱۔ بندہ آجکل سخت مشکلات میں ہے۔ اہلیہ بیمار ہیں۔ بہت سی دیگر پریشانیاں درپیش ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (سلطان محمد خان خانقاہ شریف)

۲۔ میرے نانا جان مکرم قادر بخش صاحب نمبردار آف بستی بزدار تحصیل تونسہ سخت بیمار ہیں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے (خاکسار نذیر احمد سعید متعلم ایم۔ اے ملتان)

۳۔ میری بچی عزیزہ نور بیگم متعلمہ نصرت گرلز ہائی اسکول ربوہ کا میو ہسپتال لاہور میں ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے اس معذور بچی کی مکمل شفایابی کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (قریشی نادر شاہ۔ ان چھنیاں متصل ربوہ)

۴۔ میرے بڑے بھائی جان چوہدری محمد الیاس صاحب حیدرآباد میں بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین

۵۔ میرے بھائی جان چوہدری عبدالرزاق احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ آپ کا امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (محمد بشارت احمد طارق دارالصدر غربی ربوہ)

## پاکستان ویسٹرن ریلوے۔ ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے سلسلے میں ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کو ۸ ستمبر ۱۹۶۶ء کے ۱۲½ بجے دوپہر تک مجوزہ فارم پر پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے نظر ثانی شیڈول آف ریٹس ۱۹۵۴ء برائے لیبر و میٹریل پر مبنی ہوں۔

| کام | لاگت کا تخمینہ | زر امانت | میعاد تکمیل |
|---|---|---|---|
| ۱ | ۲ | ۳ | ۴ |
| I۔ (ا) تخمینہ نمبر C-21 آف ۶۵-۱۹۶۶ء کے ضمنی تخمینہ نمبر ۱ کے تحت (۱۰۰۰۰/- روپے) کے تحت منٹگمری لاہور سیکشن پر ۱۸ اگست ۱۹۶۴ء کو زبردست بارش اور سیلاب کی وجہ سے ہو جانیوالی بریچز Breaches اور دیگر نقصانات کی مرمتوں کے ضمن میں کوٹ رادھا کشن کے مقام پر ۴ عدد کلاس III سٹاف کوارٹرز کا انہدام اور تعمیر نو۔ (ب) تخمینہ نمبر C-21 آف ۶۵-۱۹۶۴ء کے ضمنی تخمینہ نمبر ۲ کے تحت (۳۶۰۰۰/- روپے) منٹگمری لاہور سیکشن پر ۱۸ اگست ۱۹۶۴ء کو زبردست بارش اور سیلاب کی وجہ سے ہو جانے والی بریچز اور دیگر نقصانات کی مرمتوں کے ضمن میں PWD سیکشن کی گینگ ہٹ نمبر ۲ کے ۴ عدد کلاس IV سٹاف کوارٹرز کا انہدام اور تعمیر نو۔ | ۴۴۰۰۰/- روپے | ۹۰۰/- روپے | ۳ ماہ |
| II۔ (ا) تخمینہ نمبر C-21 آف ۶۵-۱۹۶۴ء کے ضمنی تخمینہ نمبر ۵ کے تحت ۲۰۰۰۰/- روپے منٹگمری لاہور سیکشن پر ۱۸ اگست ۱۹۶۴ء کو زبردست بارش اور سیلاب کی وجہ سے ہو جانے والی بریچز اور دیگر نقصانات کی مرمتوں کے ضمن میں ٹریک سپلائی ڈپو رائے ونڈ میں بلاک نمبر ۱۲۳ انجن روم کا انہدام اور تعمیر نو۔ (ب) تخمینہ نمبر C-21 آف ۶۵-۱۹۶۴ء کے ضمنی تخمینہ نمبر ۵ کے تحت ۱۲۰۰۰/- روپے منٹگمری لاہور سیکشن پر ۱۸ اگست ۱۹۶۴ء کو زبردست بارش اور سیلاب کی وجہ سے ہو جانیوالی بریچز اور دیگر نقصانات کی مرمتوں کے ضمن میں ٹریک سپلائی ڈپو رائے ونڈ میں کچی سٹور بلڈنگ نمبر ۱۲۲/۱۶ کی جگہ پکی سٹور بلڈنگیں مہیا کرنا۔ (ج) تخمینہ نمبر C-21 آف ۶۵-۱۹۶۴ء کے ضمنی تخمینہ نمبر ۴ کے تحت (۲۲۰۰۰/- روپے) منٹگمری لاہور سیکشن پر ۱۸ اگست ۱۹۶۴ء کو زبردست بارش اور سیلاب کی وجہ سے ہو جانیوالی بریچز اور دیگر نقصانات کی مرمتوں کے ضمن میں پی ڈبلیو آئی سٹور رائے ونڈ کا انہدام اور تعمیر نو۔ | ۵۲۰۰۰/- روپے | ۱۲۰۰/- روپے | ۴ ماہ |
| III۔ تخمینہ نمبر C-21 آف ۶۵-۱۹۶۴ء کے ضمنی تخمینہ نمبر ۳ کے تحت منٹگمری لاہور سیکشن پر ۱۸ اگست ۱۹۶۴ء کو زبردست بارش اور سیلاب کی وجہ سے ہو جانیوالی بریچز اور دیگر نقصانات کی مرمتوں کے ضمن میں رائے ونڈ کے مقام پر ۲ عدد کلاس IV سٹاف کوارٹرز کا انہدام اور تعمیر نو۔ | ۸۷۰۰۰/- روپے | ۱۸۰۰/- روپے | ۵ ماہ |
| IV۔ تخمینہ نمبر C-21 کے ضمنی تخمینہ نمبر ۶ کے تحت منٹگمری لاہور سیکشن پر ۱۸ اگست ۱۹۶۴ء کو زبردست بارش اور سیلاب کی وجہ سے ہو جانیوالی بریچز اور دیگر نقصانات کی مرمتوں کے ضمن میں منٹگمری لاہور سیکشن پر مختلف بلڈنگز، پلیٹ فارمز اور سٹاف کوارٹرز کی زبردست مرمتیں۔ | | | |

۲۔ ٹنڈر کی دستاویزات بادائیگی قیمت پانچ روپے فی سیٹ (ناقابل واپسی و ناقابل منتقلی) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر کی ورکس اکاؤنٹس برانچ سے کسی یوم کار کو ۸ بجے صبح تا ۱۲ بجے دوپہر مل سکتے ہیں۔

۳۔ ٹنڈر کے قواعد و ضوابط نیز حل آف ریٹس، تخمینہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کے دفتر کی ورکس اکاؤنٹس برانچ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

۴۔ ٹنڈروں کی فروخت پاکستان ویسٹرن ریلوے کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کو ہو سکے گی دیگر ٹھیکیدار جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کی منظور شدہ فہرست میں شامل نہ ہوں صرف اسی صورت میں ٹنڈر دے سکیں گے کہ وہ ٹنڈر فارموں کی فروخت شروع ہونے سے تین دن پہلے اپنے تجربہ اپنے ہاتھوں تکمیل شدہ کاموں کی نوعیت اپنی مالی ساکھ اور مذکورہ کاموں کو اپنے ذمہ لینے کے سلسلے میں اپنی اہلیت کے ثبوت میں دستاویزات اور سرٹیفکیٹ داخل کریں۔

(L) 232، تم ۱۱

احباب ہمیشہ اپنی پُر اعتماد سروس

# پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

(مینیجر)

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصاراللہ کا ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا ضروری ہے۔ سالانہ چندہ صرف چھ روپے (ناظم اشاعت انصاراللہ مرکزیہ)

# وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر دفتر بہشتی مقبرہ کو آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

## مسل نمبر ۱۸۳۷۳

میں داؤد احمد ولد چوہدری محمد مالک قوم جٹ چنڈھڑ پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاک خانہ گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ رمئی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد بفضل خدا حیات ہیں۔ میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ بیس روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتے ہیں۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت آج مورخہ ۸/۵/۶۶ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد : داؤد احمد ۱۳۲۔ اے سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

گواہ شد : محمد مالک والد موصی وصیت نمبر ۵۰۰۷

گواہ شد : چوہدری خورشید احمد نائب امیر گوجرانوالہ۔

## مسل نمبر ۱۸۳۷۴

میں عبدالغفور نسیم ولد عبدالرشید انور قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن عبدالعلی شاہ سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے والد صاحب بحیات ہیں۔ اس وقت ملازمت کرتا ہوں جس کے ذریعہ مجھے ۱۱۲ روپے ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کراتا رہوں گا اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد : عبدالغفور نسیم

گواہ شد : عبدالسمیع فاروقی ٹی ایس ڈی آرڈیننس ڈپو۔ کوئٹہ

گواہ شد : سید قاسم علی شاہ بخاری۔ پی ڈبلیو آر آفس۔ کوئٹہ

## مسل نمبر ۱۸۳۷۵

میں امۃ الغفور کوثر بنت مرزا حمید احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۶ سال پیدائشی احمدی ساکن جودھامل بلڈنگ لاہور ڈاک خانہ لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۶/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اس وقت میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں مجھے میرے والدین کی طرف سے بطور جیب خرچ مبلغ ۳۰/- روپے ملتے ہیں میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ بعد میں جو بھی میری آمد ہو یا جائداد ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ : امۃ الغفور کوثر

گواہ شد : مرزا حمید احمد جودھامل بلڈنگ لاہور۔

گواہ شد : مرزا اظہر احمد نائب افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ۔

ہر قسم کا اسلامی لٹریچر
اپنے قومی سرمایہ سے جاری شدہ
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ
سے
حاصل کریں
(مینیجر)

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورتمند احباب ہمیں خدمت کا موقع دیکر مشکور فرمائیں
گلوب ٹمبر کارپوریشن نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون نمبر ۶۲۶۱۸

ہوالشافی
دنش اکسیریں
دس روپے۔ چار خوراکیں۔ مرض غائب
• پرانی سردرد۔ نزلہ۔ سرگنگ کتار
• نکسیر۔ دمہ۔ کان کی پیپ
• بواسیر خونی و بادی۔ ناسور
• سیلان الرحم۔ بانجھ پن۔ جوڑوں اور اعصاب کی دردیں۔ بصورت منی آرڈر ڈاک خرچ معاف۔
منیجر ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی۔ ربوہ

باکمال سٹاف
لاجواب سروس
آپ ہمیشہ اپنی قابل اعتماد
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی
آرام دہ بسوں میں
سفر کریں
(منیجر)

قابل اعتماد سروس
سرگودھا
سے
سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(منیجر)

ایک خط
لکھ کر فہرست کتب سلسلہ اردو اور انگریزی طلب فرمائیں
اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

ترسیل زر
اور
انتظامی امور سے متعلق
منیجر
روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں۔

ہمدرد نسواں (ٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق جسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

# اسلام دوبارہ ترقی کرے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب آئے گا

## خدائی بشارتوں کے مطابق وہ وقت ضرور آئے گا کہ اسلام کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرائے گا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے بالآخر دنیا میں غالب آنے کے خدائی وعدوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"آج یورپین ممالک بام عروج پر پہنچے ہوئے ہیں، ان کی تہذیب ان کا تمدن اور ان کی ایجادات کو دیکھ کر سب دنیا دنگ ہے۔ اور یہ لوگ خود بھی ان سب باتوں کو اپنی فوقیت میں پیش کرتے ہیں آج ہر ملک کی نگاہ ان کی طرف اٹھتی ہے اور ہر قسم کے علوم کا منبع ان کے ممالک کو سمجھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی وہ حکومتیں جن سے دنیا کانپ اٹھتی تھی جن کے سامنے یورپین ملکوں کے لوگ شاگردوں کی طرح بیٹھتے تھے جن کے گھوڑوں نے ان کے ملکوں کو روند ڈالا تھا آج سمٹ سمٹا کر محدود علاقوں میں رہ گئی ہیں۔ وہ شیر جس کے سامنے سب ممالک چوہوں کی طرح تھے، آج وہ شیر اتنا کمزور اور ضعیف ہے کہ یہ چوہے اس کے جسم پر دوڑتے پھر رہے ہیں اور اس کو نوچتے ہیں اور شیر میں اتنی قوت نہیں کہ ان چوہوں کو بدن سے ہٹا سکے۔

آج کا مسلمان بھی مایوس ہو چکا ہے اور سمجھتا ہے کہ اسلام آج ہے تو کل نہیں اور جو کوئی یورپین ممالک میں جاتا ہے اور وہاں کی ترقی اور عروج کو بنظر خود مشاہدہ کرتا ہے وہ مجسم یاس اور ناامیدی بن جاتا ہے اور واپس پہنچ کر یہی پیغام دیتا ہے کہ اسلام کا اب خدا ہی حافظ ہے بظاہر اس کے دوبارہ ترقی کرنے کا امکان نہیں۔ کیونکہ ایک طرف اس کے دشمنوں نے اس کی سیاسی طاقت کو ختم کر دیا ہے اور دوسری طرف اسلام کے ماننے والوں نے خود اسلام کو خیرباد کہہ دیا اور یورپ کو اپنا امام سمجھ کر اسکی اقتدار کو فخر خیال کرنے لگ گئے اور انہوں نے یہ بھلا دیا کہ ایک مسلمان کو جو کتاب بطور مکمل ضابطہ حیات کے دی گئی ہے وہ اس لئے نہیں کہ یہ دوسروں سے رہنمائی حاصل کرے بلکہ اس لئے ہے تا لوگ اس کے نور سے منور ہوں اور اس کی پیروی سے دین و دنیا میں فائدہ اٹھائیں۔

درحقیقت اسلام کا تنزل اور یورپین ممالک کا یہ عروج بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سب خبریں آج سے تیرہ سو سال پہلے بتا دی تھیں۔ اور اتنی تفصیل سے بتائیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سینما کی فلم دکھائی جاتی ہے اسی طرح آپ کو وہ تمام حالات پردہ پر دکھائے گئے جن سے اسلام دوچار ہونے والا تھا۔ اور اب سب واقعات کے رونما ہونے نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر مہر لگا دی کیونکہ ان کا علم غیب جتنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کبھی کسی شخص کو اس وقت تک معلوم نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدائے عالم الغیب اس کو نہ بتائے۔ پس اسلام کا یہ ضعف، یہ بے کسی اس واسطے نہیں کہ ہم گھبرا جائیں ہم مایوس ہو جائیں بلکہ جس خدا نے اسلام کے تنزل کی خبر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دی اور آپ نے اپنے صحابہ کو بتائی۔ اور وہ لفظ بلفظ پوری بھی ہوئی۔ اسی خدا کی طرف سے آپ کو ایک اور خبر بھی دی گئی اور وہ یہ کہ اسلام دوبارہ ترقی کرے گا اور اپنے دشمنوں پر غالب آئیگا اس سے ٹکرانے والے پاش پاش ہو جائیں گے اور اسلام کا جھنڈا ساری دنیا پر لہرائے گا۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ خود کرے گا جس طرح کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا تھا اسی طرح آخری زمانہ میں دوبارہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روح دنیا میں آئے گی اور خدا کی نصرت اور اس کے فضل کو جذب کرے گی اور ملائکہ کی فوجیں آسمان سے اتر کر کمزوروں کو طاقتور اور سلطنتوں کا وارث بنا دیں گی۔ پس کسی مسلمان کے لئے مایوس ہونے کی وجہ نہیں۔ اسے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھنا چاہیئے اور انتہائی کوشش میں لگے رہنا چاہیئے کہ مناسب اسباب اور ذرائع کے اختیار کرنے سے جلد سے جلد یہ مقصد حاصل ہو جائے اور پورے وثوق کے ساتھ اس وقت کا انتظار کرنا چاہیئے جس کی خبر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی ہوئی ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ۶ جز ۴ حصہ ۴ صفحہ ۱۳۱، ۱۳۲)

## شذرات اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۳۰ اگست : پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے کل یہاں ایران کے وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام سے ملاقات کی۔ اس موقع پر باہمی دلچسپی کے امور پر بات چیت ہوئی۔ دونوں وزرائے خارجہ میں پرسوں بھی بات چیت ہوئی تھی۔ ایران وزیر خارجہ کل رات تہران واپس روانہ ہو گئے وہ اپنے ہمراہ شہنشاہ ایران کے نام صدر ایوب کا ایک پیغام لے گئے ہیں۔

قاہرہ ۳۰ اگست۔ اخوان المسلمون کے رہنما سید قطب اور ان کے دو ساتھیوں عبد الفتح اسماعیل اور یوسف حشوہ کو کل صبح فجر کے وقت پھانسی دے دی گئی۔ ان پر صدر ناصر کو قتل کرنے اور حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کا الزام لگایا گیا تھا۔ صدر ناصر کے دور حکومت میں یہ دوسرا موقع ہے کہ اخوان کے رہنماؤں کو پھانسی دی گئی ہے ۱۹۵۴ء میں مفتی عبد القادر عودہ اور ان کے پانچ ساتھیوں کو بھی پھانسی دے دی گئی تھی۔

کل ایک صدارتی فرمان کے ذریعہ اخوان کے چار رہنماؤں ملی عشماوی، عبد المجید صابری عرفہ اور عبد العزیز کی موت کی سزا عمر قید میں تبدیل کر دی گئی ہے۔ مصر کے بااثر اخبار الاہرام کے مطابق ان کی سزاؤں میں کمی اس لئے کی گئی ہے کہ یہ سب بوڑھے ہیں۔

○۔ جکارتہ ۳۰ اگست۔ انڈونیشی دانشوروں کی طاقتور جماعت ایکشن فرنٹ کے رہنما اور پارلیمنٹ کے بااثر رکن ڈاکٹر عدنان نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ گزشتہ اکتوبر میں کمیونسٹوں کی جو ناکام بغاوت ہوئی تھی۔ صدر سوکارنو اس کے بارے میں اپنی پوزیشن واضح کریں۔ اور جب تک وہ وضاحت پیش نہیں کرتے انہیں طویل رخصت دی جائے اور ان کی جگہ فوج کے مرد آہن جنرل سوہارتو کو انڈونیشیا کا قائم مقام صدر بنایا جائے۔

○۔ لندن ۳۰ اگست۔ برطانوی فلسفی برٹرنڈ رسل نے صدر جانسن کے نام سمن جاری کیا ہے کہ وہ پیرس کی اس عدالت میں ذاتی طور پر حاضر ہوں جو انہوں نے ویٹ نام میں امریکہ کے جنگی جرائم کی تحقیقات کے لئے قائم کی ہے۔

۹۴ سالہ حساب دان اور مفکر نے صدر جانسن کے نام جو مراسلہ بھیجا ہے وہ گزشتہ شب یہاں شائع ہوا ہے اس میں لارڈ رسل نے لکھا ہے کہ "میں آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ آپ اس عدالت میں ذاتی طور پر حاضر ہوں اور اپنی صفائی میں ان الزامات کا جواب دیں جو شہادت اور چشم دید گواہوں نے آپ کی ہدایت پر ہونے والی کارروائیوں کے سلسلہ میں عاید کئے ہیں۔

اس عدالت کی پہلی نشست نومبر میں ہوگی۔ لارڈ رسل دنیا بھر کے مفکروں دانشوروں اور دیگر ممتاز شخصیتوں کو دعوت دے رہے ہیں کہ وہ ذاتی طور پر عدالت کی کارروائی سنیں اور اپنی رائے دیں۔ ابھی تک گیارہ شخصیتیں ان کی دعوت قبول کر چکی ہیں۔ جن میں فرانسیسی فلسفی ژاں پال سارتر اور فرانسیسی مصنفہ سائمن ڈی بوا شامل ہیں۔

○۔ کراچی ۳۰ اگست۔ مرکزی وزیر خزانہ مسٹر این ایم عقیلی نے صنعت کاروں پر زور دیا ہے کہ وہ اپنے کارخانوں کی پیداوار کو زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ کیونکہ ملک کے دفاع اور خوشحالی کے لئے اس کی اشد ضرورت ہے۔ ان کارخانوں میں زرمبادلہ صرف ہوا ہے جو بہت مشکل سے کمایا جاتا ہے۔ اس لئے صنعت کاروں پر عوام اور حکومت کی طرف سے یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ کارخانوں کی پیداوار بڑھائیں۔

انہوں نے وزیر خزانہ کا عہدہ سنبھالنے کے بعد کل یہاں اپنی پہلی کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صنعت کاروں کو بھاری مقدار میں زرمبادلہ فراہم کرنے اور ٹیکسوں میں رعایت دینے کے بعد حکومت خاموش نہیں رہے گی۔ بلکہ وہ ان کی کارکردگی پر کڑی نگاہ رکھے گی۔ کارخانہ داروں کو پیداوار بڑھانے کے لئے مناسب تدابیر لازمی اختیار کرنا ہوں گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷